الشہاب الثاقب
علی
المسترق الکاذب

شیخ الاسلام
حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ

معہ

غایۃ المامول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول

الشیخ علامہ سید احمد آفندی برزنجیؒ مفتی مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً)

ترغیم حزب الشیطان بتصویب حفظ الایمان

مولانا ابوالرضا محمد عطأ اللہ صاحب قاسمی بہاریؒ

ترتیب و تقدیم

حضرت مولانا قاری عبد الرشیدؒ
سابق استاذِ حدیث و تفسیر جامعہ مدنیہ لاہور

دار الکتاب
کتاب مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور 7235094

نام کتاب ۱ : الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب: معہ
" " " ۲ : غایۃ المأمول فی تتمۃ منہج الوصول فی تحقیق علم الرسول : و
" " " ۳ : ترغیم حزب الشیطان بتصویب حفظ الایمان :
مصنف ۱ : شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ
" " ۲ : الشیخ علامہ سید احمد آفندی برزنجیؒ مفتی مدینہ منورہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً)
" " ۳ : مولانا ابو الرضا محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی بہاریؒ
طبع اول : بصورت مجموعہ (ستمبر 1979ء) (انجمن ارشاد المسلمین)
طبع ثانی : بصورت مجموعہ (مئی 2004ء)
ناشر : دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
طابع : حاجی حنیف اینڈ سنز
قیمت : 200 روپے

باہتمام
حافظ محمد ندیم

لیگل ایڈوائزر
مہر عطاء الرحمٰن ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
0300-4356144, 042-7241945

حقیقت پوری طرح کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ " فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں کیا تھے ؟ اور ان کے نزدیک احمد رضا صاحب کے بعض عقائد و نظریات کس قدر گمراہ کن تھے ؟ یہ کتاب آج کل نہ صرف کمیاب بلکہ قریباً نایاب ہو چکی تھی۔ ہم اس کتاب کی افادیت بڑھانے کے لئے اس کا ترجمہ بھی ساتھ ہی شائع کر رہے ہیں۔ جو ہمارے رفیقِ کار اور انجمن کے اول نائب امیر جناب مولوی نعیم الدین صاحب نے کیا ہے۔

چونکہ بریلوی حضرات ایک یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ علماء دیوبند نے " حفظ الایمان " کی عبارت کے جو جوابات دیئے ہیں وہ آپس میں متخالف و متعارض ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ حسن چاندپوری رح کے جواب کے مطابق حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رح کافر قرار پاتے ہیں۔ اور حضرت مدنی رح کے جواب کے پیش نظر حضرت چاندپوری رح کافر ہیں۔ (العیاذ باللہ)۔ اس لئے ہم " الشہاب الثاقب " کے ساتھ ہی حضرت مولانا ابوالرضا محمد عطاء اللہ صاحب قاسمی بہاری رح کی کتاب " ترغیم حزب الشیطان بتصویب حفظ الایمان " بھی شائع کر رہے ہیں۔ جس میں اس اعتراض کا سکت و دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔

" الشہاب الثاقب " میں درج شدہ بعض الفاظ کے بارے میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم کی ایک پرانی روایت کا درج کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ۔

" ایک بار حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی طالب علم نے یہ سوال کیا کہ " الشہاب الثاقب " میں بعض مقامات پر " وہابیہ " کے لئے لفظ " خبیث " استعمال کیا گیا ہے جو بہت سخت ہے۔ تو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ " الشہاب الثاقب " کا مسودہ جس طالب علم کو صاف کرنے کیلئے دیا گیا وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا۔ اس نے بعض مقامات پر " وہابیہ " کے ساتھ ایسے الفاظ کا اضافہ کر دیا۔ پھر جلدی اشاعت کے باعث اسکی تصحیح نہ کی جاسکی اور اگلے طابعین پھر اسی کی کاپی کرتے رہے "

چونکہ یہ لفظ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کا نہیں ہے اسلئے ہم نے فیصلہ کیا کہ مسودہ کی تصحیح کر دی جائے۔
والحمد للہ اولا و آخرا والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔

عبدالحفیظ ظفر
ناظم نشر و اشاعت انجمن ارشاد المسلمین لاہور

شیخ الاسلام حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ

اے سایۂ اتِ بالِ ہما خوش آمدی خوش آمدی
اہلاً و سہلاً مرحبا ، خوش آمدی خوش آمدی

اے شمع ایوانِ حرم ، اے سرو بستانِ حِکَم
اے خضرِ اربابِ ہدیٰ ، خوش آمدی خوش آمدی

اے خازنِ اربابِ حق ، اے مہبطِ انوارِ حق
اے حق پسند و حق نما ، خوش آمدی خوش آمدی

سرکردۂ اربابِ دیں ، سر دفترِ اہلِ یقیں
سرچشمۂ صدق و صفا ، خوش آمدی خوش آمدی

اے مستشارِ مؤتمن ، اے مقتدائے ممتحن !
اے بادلِ درد آشنا ، خوش آمدی خوش آمدی

اے قاسمِ فیضِ کہن اے ظلِ محمود الحسن
اے یادگارِ اتقیا ، خوش آمدی خوش آمدی

اے یوسفِ کنعانِ ما ، بادا فدایت جانِ ما
ہاں اے اسیرِ مالٹا ، خوش آمدی خوش آمدی

اے رایتِ فتحِ مبیں ، اے آیتِ علم و یقیں
اے شمعِ جمعِ اصفیا ، خوش آمدی خوش آمدی

اے گنجِ اسرارِ نبی ، مقبولِ سرکارِ نبی
اے پرتوِ شمعِ ہدیٰ ، خوش آمدی خوش آمدی

اے نازشِ خاکِ وطن ، اے مرجعِ اربابِ فن
اے دردِ دلہا را دوا ، خوش آمدی خوش آمدی

آئینۂ فیضِ ازل ، گنجینۂ علم و عمل
تصویرِ تسلیم و رضا ، خوش آمدی خوش آمدی

از مقدمت دل شاد شد ، ویرانہ ام آباد شد
اے برتو چو من صد فدا ، خوش آمدی خوش آمدی

دلہا تہِ اقدامِ تو وردِ زبانہا نامِ تو
آید ز ہر سو ایں صدا ، خوش آمدی خوش آمدی

ایں گلشنِ علم و ہنر شد از قدومت مفتخر
گوید ہمیں نور الہدیٰ خوش آمدی خوش آمدی

از علامہ اقبال سہیلؒ

ثانیاً پروفیسر صاحب کو کتاب کے نام سے "عناد" کی بو آنا درحقیقت ان کی "ذکاوتِ حس" کا نتیجہ ہے۔ قرآن پاک کا یہ ارشاد۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ۔ پ۶	ترجمہ: اللہ تعالےٰ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے۔

پروفیسر صاحب کو مدنظر رکھنا چاہیے تھا۔ رہا حضرت مدنی رح کا مظلوم ہونا تو اس کے بارے میں پروفیسر صاحب خود ہی رقمطراز ہیں۔

"یہ مخالفین فاضل بریلوی (احمد رضا خان) کی شدید تنقیدات کا فطری نتیجہ تھے۔ ع کیوں نہ چیخوں کہ یاد کرتے ہیں"۔ [1]

اور اگر ان کا مقصد یہ ہے کہ حضرت مدنی رح کا احمد رضا خان صاحب کو "کاذب" کہنا غلط ہے۔ تو اس کے بارے میں عرض ہے کہ ان کا جھوٹا ہونا ایک ایسی بین حقیقت ہے کہ ان کا بڑے سے بڑا طرفدار بھی ان کے دامن کو کذب و افتراء کے بدنما دھبوں سے تا قیامت پاک نہیں کر سکتا۔ اور اگر پروفیسر صاحب کو اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں کچھ تامل ہو تو ایک دو مثالیں ہم پیش کر دیتے ہیں۔ پروفیسر صاحب ذرا ہمت فرما کر جواب مرحمت فرمائیں۔

۱: احمد رضا خان صاحب نے "حسام الحرمین" [2] میں "تحذیر الناس" کی جو عبارت پیش کی ہے وہ "تحذیر الناس" کے کس صفحہ پر ہے؟

انشاء اللہ العزیز پروفیسر صاحب ساری قوت صرف کرنے کے بعد بھی حسام الحرمین میں پیش کردہ پوری عبارت "تحذیر الناس" کے کسی مقام پر نہیں دکھا سکتے۔ بلکہ

۱؎ "فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں" ص ۱۶۹ حاشیہ۔

۲؎ حسام الحرمین۔ ص ۱۰۰۔

جب وہ "تحذیر الناس" کا مطالعہ شروع فرمائیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تین ۳ مختلف صفحات کی عبارتوں کو ان کے "اعلیٰ حضرت" نے بلا کسی امتیازی نشان کے اس طرح ملا دیا ہے کہ وہ ایک مسلسل عبارت بن گئی ہے۔ نیز ان تین ۳ مختلف صفحات کی عبارتوں کی ترتیب بھی بدل ڈالی ہے۔ چنانچہ انہوں نے درمیان والی عبارت کو شروع میں اور آخری عبارت کو درمیان میں اور شروع کی عبارت کو آخر میں لکھ کر یہ صریح جھوٹ بول دیا کہ یہ عبارت "تحذیر الناس" میں ہے۔

اور اس پر مستزاد یہ کہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہٗ (م ۱۲۹۷ھ، ۱۸۸۰ء) کی اردو عبارت کا عربی ترجمہ جو علماءِ حرمین شریفین کے سامنے پیش کیا تھا وہ قصداً غلط کیا۔ "تحذیر الناس" میں ہے۔

"اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں"۔ ؎

اور بریلویوں کے چودھویں صدی کے مجدد نے اس کا عربی ترجمہ یہ کیا۔

"مع انه لا فضل فيه عند اهل الفهم اصلاً"

جس کا مطلب یہ ہے کہ ختم نبوت زمانی میں بالکل کوئی فضیلت نہیں۔ بالذات فضیلت کی نفی اور فضیلت کی بالکلیہ نفی کر دینے میں جو فرق ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

علمی طور پر بریلویوں کا چودھویں صدی کا مجدد اتنا فرو مایہ بھی نہیں کہ اردو کی ایک مختصر سی عبارت کا صحیح ترجمہ نہ کر سکے۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے میں قطعاً کوئی باک نہیں کہ یہ سب کچھ قصداً ایک بہت بڑی سازش کے تحت کیا گیا ہے۔ بہر حال پروفیسر صاحب

؎ "تحذیر الناس" ص ۳۔